شرعی مسافر: جو شخص سفر شرعی کا قصد کر کے شہر کی حدود سے نکل جائے گا اس کے لئے قصر ثابت ہو جائیگی اور جب واپس لوٹے گا تو شہر کی حدود شروع ہوتے ہی اس پر پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

(امام محمد شیبانی المبسوط ج ۱ ص ۲۶۵ بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۵)

مدت سفر: شرعی سفر کی مدت تین دن اور تین رات ہے کہ جو کہ اٹھارہ فرسخ ہے۔ آجکل فرسخ کی بجائے میل یا کلومیٹر سے مسافت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اس لحاظ سے اٹھارہ فرسخ ۵۴ میل شرعی ہیں اور یہ 98.734 کلومیٹر کے برابر ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۱)

مذکورہ بالا صورت مسئولہ میں سائل شرعی طور پر مذکورہ فاصلے سے کم سفر کرتا ہے لہذا وہ اپنی نماز قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز ادا کرے گا اگر چہ کتنی دفعہ ہی وندر سے کراچی سفر کرے شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب.

سوال (۳) : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص میقات کی حد کو پار کرتا ہوا جدہ یا مکہ مکرمہ جائے جب کہ اس کی نیت نہ عمرے کی ہے نہ حج کی فقط کسی کمپنی میں ملازمت تلاش کرنی ہے یا کسی رشتہ دار سے ملنا ہے (جیسا کہ ان مقاصد کے لئے دوسرے ملکوں میں جایا جاتا ہے) جب کہ وہ حالت احرام میں نہیں جاتا تو کیا اس پر دم دینا لازم ہوگا؟

الجواب : ایسا شخص جو مذکورہ مقاصد کے تحت میقات کی حدود میں داخل ہوتا ہے یعنی اس شخص کا ارادہ مکہ معظمہ (حج وعمرے کی غرض سے) جانے کا نہیں ہے بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلا جدہ جانا چاہتا ہے تو اسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکہ معظمہ جانا چاہے تو بغیر احرام کے جاسکتا ہے اور اس کے لئے حیلہ شرعی اختیار کرسکتا ہے۔

نیز مکہ معظمہ، حج اور عمرہ کے اردے سے نہ جانا ہو مثلا تجارت کی غرض سے جدہ جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جانے کا ارادہ ہے تو بغیر احرام کے جاسکتا ہے اور اگر پہلے ہی سے مکہ معظمہ کا ارادہ ہے تو اب بغیر احرام نہیں جاسکتا۔ (بہار شریعت ص ۲۱، حصہ ششم، ج ۱)